احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 22 دسمبر 2003ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 22 دسمبر 2003ء 27 شوال 1424 ہجری-22 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 289

شہرت اور دکھاوا

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

قیامت کے دن پہلے تین افراد جو آگ میں ڈالے جائیں گے یہ ہیں-

(1) وہ حافظ قرآن جس نے شہرت کی خاطر قرآن حفظ کیا (2) وہ دولت مند جو دکھاوے کی خاطر خرچ کرتا تھا- (3) وہ شہید جو بہادری دکھانے کیلئے لڑا اور مارا گیا-

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب الریا حدیث نمبر 2304)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 308)

کام کا وقت آ گیا ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ اس زمانہ میں سکون موت کا نام ہے جو کھڑا ہوگا۔ وہ مر جائے گا یا پیچھے دھکیلا جائے گا۔ جو دوسرا نام موت کا ہی ہے۔ پس انہیں چاہئے کہ اپنی تعلیم کے ختم کرنے پر وہ ایک منٹ بھی یہ خیال نہ کریں کہ اب شاید ان کیلئے آرام کا وقت آ گیا ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ آرام کا نہیں بلکہ کام کا وقت آ گیا ہے۔

(الفضل 21۔ اکتوبر 1964ء۔ مرسلہ نظارت امور عامہ)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

105

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قفل کھل گئے

1935ء کا واقعہ ہے۔ حیدر آباد دکن کے ایک مخلص احمدی محترم نواب اکبر یار جنگ بہادر ہائی کورٹ میں جج کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان کی مدت ملازمت ختم ہونے پر انہیں ایک سال کی توسیع ملی تھی مگر یہ مدت بھی قریب الاختتام تھی اور انہوں نے مزید توسیع کے لئے نظام حیدر آباد کو درخواست دی تھی۔ مگر اس عہدے کے بہت سے امیدوار تھے اور احمدی ہونے کی وجہ سے نواب صاحب کی بہت مخالفت ہو رہی تھی اور بڑے بڑے ارکان حکومت اور وزراء اور علماء اس مخالفت میں شریک تھے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ان ایام میں حیدر آباد دکن میں تھے۔ نواب صاحب نے اس صورت حال کا ذکر حضرت مولانا سے کیا اور دعا کی درخواست کی۔ احمدیت کی غیرت اور سلسلہ کی عزت کے احساس سے حضرت مولانا کا دل جوش سے بھر گیا اور انہوں نے دیر تک نہایت تضرع اور خشوع وخضوع سے دعا کی جس پر انہوں نے کشفاً دیکھا کہ ایک دروازہ قفلوں سے بند ہے اور حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ لگاتے ہی دونوں قفل کھل گئے اور اس کشف کی یہ تعبیر ہوئی کہ نواب صاحب کو دو سال کی مزید توسیع مل جائے گی۔ بظاہر حالات دو سال تو کیا ایک سال کی توسیع بھی مشکل نظر آتی تھی۔ اور فیصلہ سے آٹھ دن قبل بھی رپورٹس نہایت مایوس کن تھیں اور سب لوگ سرتوڑ مخالفت میں لگے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا صاحب نے پھر دعا کی تو پہلی خوشخبری کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دہرایا گیا اور جوں جوں مخالفت بڑھتی گئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطمینان دلایا جاتا رہا اور ایک کشف یہ دیکھا کہ نظام دکن نے لکھا

”نواب اکبر یار جنگ کو دو سال کی توسیع دی جاتی ہے۔“

بالآخر نواب صاحب فیصلہ کے لئے نظام دکن کے پاس حاضر ہوئے اور ساتھ حضرت مسیح موعود کے منظوم فارسی کلام پر مشتمل کتاب ”درثمین“ فارسی تحفہ کے طور پر ساتھ لے گئے۔ جب نواب صاحب وہاں پہنچے تو نظام دکن کسی خادم کی غلطی پر سخت خفا ہو رہے تھے اس پر نواب صاحب کو اور بھی فکر پیدا ہوئی لیکن جب انہوں نے فیصلہ کے لئے عرض کیا تو نظام دکن نے نواب صاحب کے لئے مزید دو سال توسیع کا حکم جاری کر دیا اور دو چار منٹ میں فارغ کر دیا۔ یہ واقعہ بہت سے لوگوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا اور نواب صاحب کی بیگم صاحبہ جو پہلے احمدی نہ تھیں یہ نشان دیکھ کر احمدی ہو گئیں۔

(حیات قدسی جلد3 صفحہ 44)

برکت کے نشان

حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت سید عادل شاہ صاحب کی خواہش پر ان کے گاؤں میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس سے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بھی خطاب فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور بہت سے مہمانوں کو حسن ظن پیدا ہو گیا۔

تقاریر میں حضرت مسیح موعود کے معجزات اور بعض خاص نشانوں کا بھی ذکر تھا۔ اس لئے جلسہ کے بعد جب احمدی علماء باہر آئے تو گاؤں کے دو فرد پیچھے پیچھے آ گئے اور مطالبہ کیا کہ ہمیں کوئی کرامت دکھائیں۔ حضرت مولوی صاحب کے پوچھنے پر ایک نے کہا کہ میرا بھائی قریباً ڈیڑھ سال سے ہچکی کے مرض میں مبتلا ہے اور کسی علاج سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا اگر آپ لوگ حضرت مسیح موعود سے دعا کرواتے اور کوئی فائدہ نہ ہوتا تو کوئی اعتراض بھی کرتے۔ اب ہم پر کیا اعتراض ہے۔ اس نے کہا کہ پھر آپ ہی احمدیت کا اثر دکھائیں تا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو مریض کو سامنے لاؤ۔ چنانچہ اس شخص نے اسی وقت اپنے بھائی کو جو پاس ہی بیٹھا کراہ رہا تھا سامنے کھڑا دیا۔

حضرت مولانا راجیکی صاحب فرماتے ہیں اس مریض کا میرے سامنے آنا ہی تھا کہ میں نے ایک غیبی طاقت اور روحانی اقتدار اپنے اندر محسوس کیا اور مجھے یوں معلوم ہونے لگا کہ میں اس مرض کے ازالہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعجازی طاقت رکھتا ہوں۔ چنانچہ ایک الٰہی تحریک کے ماتحت میں نے اس مریض سے کہا کہ تم میرے سامنے ایک پہلو پر لیٹ جاؤ اور تین چار منٹ جلد جلد سانس لینا شروع کر دو۔

مریض نے ایسے ہی کیا اور پھر میں نے اسے اٹھنے کے لئے کہا جب وہ اٹھا تو اس کی ہچکی ختم ہو چکی تھی۔ اس کرامت کو تمام حاضرین نے تسلیم کیا اور حیرت زدہ رہ گئے اور اقرار کیا کہ حضرت مسیح موعود سچے ہیں اور ان کی برکت کے نشان نرالے ہیں۔

(حیات قدسی جلد2 صفحہ57)

خط کے ذریعہ رابطہ

ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے مذہبی راہنما لارڈ بشپ کے نام خط لکھا جس میں آپؐ نے اسلام کی دعوت دیتے ہوئے بعض مشترک قدروں کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت ابراہیم، حضرت اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے ادب واحترام کرنے کا ذکر کیا۔ پھر خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلاتے ہوئے دعوت دی کہ مسلمان ہو جائیں یا جزیہ دینا قبول کرلیں۔

اس خط کے نتیجہ میں 2ھ میں نجران کا ایک سہ رکنی وفد مدینے آیا جسے معاہدہ صلح کے لئے ایک عبارت تجویز کر کے دی گئی۔ بعد میں 9ھ کے زمانہ میں ساٹھ رکنی وفد نجران آیا جس میں ان کے مذہبی اور سیاسی رہنما بھی موجود تھے۔ اسی موقع پر بحث وتمحیص کے بعد اہل نجران کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا جو انہوں نے قبول نہیں کیا بلکہ معاہدہ صلح کی توثیق کر دی۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی جلد5 ص382 تا385)

جماعت احمدیہ سپین کا جلسہ سالانہ

رپورٹ: محمد محمود شاہد بٹ۔ جنرل سیکرٹری جماعت سپین

جماعت احمدیہ سپین کا 19واں جلسہ سالانہ 15، 16اور 17راگست 2003ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بیت بشارت پیدروآباد میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی اور کھانے کے وقفہ کے بعد ساڑھے پانچ بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد سب سے پہلے پیارے آقا کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو کہ جلسہ کی کامیابی کی دعا پر مشتمل تھا۔

اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین مکرم عبدالکریم طاہر صاہب نے چوہدری حمید اللہ صاحب کا اردو اور سپینش زبان میں تعارف کروایا۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے جلسہ کی مختصر تاریخ اور اہمیت بتائی اس تقریر کے بعد دین کی عائلی زندگی، سیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد کے بارہ میں تقاریر ہوئیں۔ اور رات آٹھ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ دوسرے دن دو اجلاسات ہوئے۔ پہلے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مبارک خان صاحب نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر سپینش احمدی مکرم قاسم عمر صاحب نے تربیتی موضوع پر کی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے ایک حدیث ”ذکر الٰہی“ کے موضوع پر اردو، عربی اور سپینش میں سنائی۔

دوسرا اجلاس بھی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ یہ اجلاس سپینش احباب کے لئے مختص تھا۔ اس میں سوال و جواب کی مجلس ہوا کرتی ہے اور غیر از جماعت احباب شرکت کرتے ہیں۔ وکیل اعلیٰ صاحب نے خطاب فرمایا اور بتایا کہ دین امن وآشتی کا مذہب ہے۔ اس تقریر کا سپینش زبان میں رواں ترجمہ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے کیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سوالوں کے جوابات مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب اور مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے دیئے۔

اس اجلاس میں پیدرو آباد اور اس کے قرب وجوار سے سپینش احباب نے شرکت کی۔ پریس کی طرف سے بھی نمائندہ تشریف لائے تھے۔ تمام مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ بعد از نماز مغرب وعشاء اجلاس برخاست ہوا۔

تیسرے دن اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم بشارت احمد قمر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود پر اور مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی منصور صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت پر تقاریر کیں۔ مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں دعوت الی اللہ کی اہمیت بیان فرمائی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے سب کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔

اس جلسہ میں سپین کے شمال و جنوب، مشرق و مغرب نیز دو جزیروں Palma Majorca اور Gran Canari سے بھی نمائندگی ہوئی۔ اس جلسہ میں کل 79 مردوں اور 30 لجنات و ناصرات نے شرکت کی۔ سپینش غیر از جماعت اس کے علاوہ ہیں جن کی تعداد 26 تھی۔ آخر میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 28رنومبر 2003ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

ہماری جماعت یہ غم دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں

ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے، انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت، برکات اور حصول کے ذرائع کا اثر انگیز تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 25 جولائی 2003ء کے موقع پر افتتاحی خطاب

حضور انور کے خطاب کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

قسط چہارم آخر

اہل تقویٰ کے لئے ایک اہم شرط

سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں''۔

''اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے، کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے''۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرما رہے ہیں کہ:

''میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دل جوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے، وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو، تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ (۔) (الحجرات:14) یعنی بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

اگر ہم حضرت مسیح موعود کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے بن جائیں، آپس میں ایک دوسرے کے لئے عزت و احترام دلوں میں پیدا کر لیں تو سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ بھائی بھائی کا احترام کرے، خاوند بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کرنے والے اور احترام کرنے والے بن جائیں تو ایک حسین معاشرہ انشاء اللہ قائم ہو جائے گا۔

متقی کون ہیں؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت ﷺ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے، لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضل الٰہی تھا ان صدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے۔ یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے، انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق و وفا دیکھئے! آپؐ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے، لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (۔) (الاحزاب:57)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبی پر۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپ کی ہمت و صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں، تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔ خود حضرت مسیح کے وقت کو دیکھ لیا جاوے کہ ان کی ہمت یا روحانی صدق و وفا کا کہاں تک اثر ان کے پیروؤں پر ہوا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بد روش کو درست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عادات راسخہ کا گنوانا کیسا محالات سے ہے، لیکن ہمارے مقدس نبی ﷺ نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا، جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ بعض، ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے، مردوں کا مال کھاتے۔ بعض ستارہ پرست، بعض دہریہ، بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا''۔

نبی کریمؐ کا عظیم الشان معجزہ

''ہمارے نبی اکملؐ کی برکات جس قدر ظہور میں آئیں اگر تمام خوارق کو الگ کر دیا جائے تو صرف آپ کی اصلاح ہی ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اگر کوئی اس حالت پر غور کرے، جب آپؐ آئے۔ پھر اس حالت کو دیکھے، جو آپ چھوڑ گئے تو اس کو ماننا پڑے گا کہ یہ اثر بذات خود ایک اعجاز تھا، اگرچہ کل انبیاء عزت کے قابل ہیں لیکن (۔) (الجمعہ:۵) یعنی یہ اللہ کا فضل ہے، وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو نبوت تو درکنار خدائی کا ثبوت بھی اس طرح نہ ملتا۔ آپؐ ہی کی تعلیم سے (۔) (الاخلاص) کا پتہ لگا۔ یعنی تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

اگر توراۃ میں کوئی ایسی تعلیم ہوتی اور قرآن مجید اس کی تصریح ہی کرتا تو نصاریٰ کا وجود ہی کیوں ہوتا۔

آپ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں سب سچائیاں ہیں۔ غرض قرآن شریف نے جس قدر تقویٰ کی راہیں بتلائیں اور ہر طرح کے انسانوں اور مختلف عقل والوں کی پرورش کرنے کے طریق سکھلائے ایک جاہل، عالم اور فلسفی کی پرورش کے راستے ہر طبقے کے سوالات کے جوابات غرضیکہ کوئی فرقہ نہ چھوڑا، جس کی اصلاح کے طریق نہ بتائے۔ یہ ایک صحیفۂ قدرت تھا۔ جیسے کہ فرمایا (۔) (البینہ:4) یہ وہ صحیفے ہیں، جن میں کل سچائیاں ہیں۔ یہ کیسی مبارک کتاب ہے کہ اس میں سب سامان اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے موجود ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ بعض مصالح کے رو سے ایک فعل کرتا ہے اور آئندہ جب وہ فعل معرض اعتراض ٹھہرتا ہے تو پھر وہ فعل نہیں کرتا۔ اولاً ہمارے رسول اکرم ﷺ نے کوئی تلوار نہ اٹھائی مگر ان کو سخت سے سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ تیرہ سال کا عرصہ ایک بچے کو بالغ کرنے کے لیے کافی ہے اور حضرت مسیح کی میعاد تو اگر اس میعاد میں سے دس نکال دیں تو پھر بھی کافی ہوتی ہے۔ غرض اس لمبے عرصے میں کوئی یا کسی رنگ کی تکلیف نہ تھی جو اٹھانی نہ پڑی ہو۔ آخر کار وطن سے نکلے تو تعاقب ہوا دوسری جگہ پناہ لی، تو دشمن نے وہاں بھی نہ چھوڑا جب یہ حالت ہوئی تو مظلوموں کو ظالموں کے ظلم سے بچانے کے لیے حکم ہوا۔ (۔) (الحج 41-40:) کہ جن لوگوں کے ساتھ لڑائیاں خواہ مخواہ کی گئیں اور گھروں سے ناحق نکالے گئے، صرف اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ سو یہ

ضرورت تھی کہ تلوار اٹھائی گئی۔ وَاِلاَّ حضرت کبھی تلوار نہ اٹھاتے۔ ہاں ہمارے زمانہ میں ہمارے برخلاف قلم اٹھائی گئی ہے، قلم سے ہم کو اذیت دی گئی اور سخت ستایا گیا، اس لئے اس کے مقابل پر قلم ہی ہمارا حربہ ہے''۔

جماعت کے لئے نصیحت

جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے، اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے۔ اہل بیت زیادہ مؤاخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں، وہ قابل مؤاخذہ نہیں، لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں، تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔ وہ لوگ گورنمنٹ کے جاسوسوں کی طرح تمہاری حرکات و سکنات کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ سچے ہیں۔ جب مسیح کے ساتھی ہمدوش ہونے لگے ہیں، تو کیا آپ ویسے ہیں؟ جب آپ لوگ ویسے نہیں، تو قابل گرفت ہیں۔ گو یہ ابتدائی حالت ہے لیکن موت کا کیا اعتبار ہے۔ موت ایک ایسا ناگزیر امر ہے جو ہر شخص کو پیش آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو پھر آپ کیوں غافل ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا، تو یہ امر دوسرا ہے، لیکن جب آپ میرے پاس آئے، میرا دعویٰ قبول کیا اور مجھے مسیح مانا، تو گویا من وجہ آپ نے کے ہمدوش ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ تو کیا نے کبھی صدق و وفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا، ان میں کوئی کسل تھا، کیا وہ دل آزار تھے؟ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے، بلکہ ان میں پرلے درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ، تو گھبراؤ نہیں۔ ﴿اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ﴾ کی دعا کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت ﷺ کے نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے آبپاشی کی۔ آپ نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بنا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بے شک انسان نے (خدا کا) ولی بنا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا۔ اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہو گی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہو گی لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہو گی، چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ (العنکبوت:70) یعنی وہ لوگ جو ہمارے بارے میں کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔ سو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدار نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں جن میں رضاء الٰہی مطلق ہی ہو۔ پس اس سے تم نے ﴿..........﴾ کے مصداق بنا ہے۔

اب آخر میں ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس میں حسب روایت حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اس جلسے سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔'' (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 493)

پھر فرمایا: ''اس جلسے کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ...... پر بنیاد ہے۔ اس سلسلے کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(اشتہار 7 دسمبر 1892، مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ قومیں اس میں شامل ہو رہی ہیں پس ان کی تربیت کے لئے ہم، جن پر ایک عرصہ احمدیت پر قائم رہتے ہوئے ہو گیا ہے، ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنی اصلاح کی زیادہ کوشش کریں، تقویٰ پر قائم ہوں تا کہ ان آنے والوں کی بھی صحیح تربیت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک جو اس جلسہ میں شامل ہے یا جو دنیا میں کہیں بھی اس جلسہ کی کارروائی کو سن رہا ہے وہ گواہی دے کہ اے مسیح آخر الزمان اللہ تعالیٰ نے......کی جس حسین تعلیم کو پر اتارا تھا اور آپ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس طرح ہماری اصلاح کے لئے ....آپ نے اس تعلیم کو ہم تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔..........اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس خوبصورت تعلیم کو آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق، جو...... مسیح موعود ہیں اور حکم و عدل ہیں دنیا کے کونے کونے تک پہنچاتے چلے جائیں اور تمام دنیا کو کے جھنڈے تلے اکٹھا کر دیں۔ جلسہ کے ان ایام میں جب کہ آپ محض دینی اغراض کے لئے اکٹھا ہوئے ہیں مکمل طور پر جلسہ کے پروگراموں سے فائدہ اٹھائیں۔ ہر تقریر میں ہر خطاب میں کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوتی ہے جو علم میں، تقویٰ میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ ان دنوں میں ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، دعاؤں پر زور دیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جلسہ کی حقیقی برکات سے فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔

حضرت مسیح موعود سے تعارف

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کا حضرت مسیح موعود سے غائبانہ تعارف براہین احمدیہ کے زمانہ سے تھا- کیونکہ آپ کے تایا حاجی محمد ولی اللہ صاحب کا حضرت صاحب سے براہین احمدیہ کی اشاعت کے زمانہ سے تعلق بذریعہ خط و کتابت تھا- محترم منشی صاحب کو حاجی صاحب نے اپنی کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے متبنیٰ بنایا ہوا تھا- اور اس خط و کتابت میں منشی صاحب سے کام لیا جاتا تھا اور اس واسطہ سے آپ کو یہ علم ہو چکا تھا کہ مرزا صاحب اس زمانہ کے مجدد ہیں- چنانچہ آپ بیعت سے پہلے اپنی دینی حالت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں- کہ ''میری یہ حالت تھی- کہ میں نماز کا پابند نہ تھا- اور تمام کنبہ میں میں ہی ایسا تھا- باقی سب پابند تھے-'' آپ بیان کرتے ہیں- کہ میں نے نماز کا پابند ہونا چاہا- لیکن پوری پابندی نہ ہوئی- تب میں نے ارادہ کیا کہ کسی بزرگ سے بیعت کروں- تا کہ اس کی صحبت اور توجہ سے نماز کی پابندی اختیار کروں-''

اس غرض کیلئے آپ نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے مشورہ کیا کہ میں اپنی اصلاح اور روحانی زندگی اور پاک تبدیلی کیلئے کسی کی بیعت کرنا چاہتا ہوں- اور اس وقت مرزا صاحب نے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے- اگر یہ اطمینان ہو جاوے کہ مرزا صاحب ہی صدی کے مجدد ہیں- تو پھر مجھے ان کی بیعت کرنی چاہئے-'' (ماخوذ رفقاء احمد جلد دہم ص 80'81)

اس خط کا جواب جو مولوی صاحب نے آپ کو دیا اس کا خلاصہ حضرت منشی صاحب نے جو تحریر فرمایا- وہ اس طرح ہے کہ گنگوہی صاحب نے تحریر کیا-

''میں نے جناب مرزا صاحب کی تمام تصانیف تو نہیں پڑھیں- لیکن جس قدر پڑھی ہیں ان میں یہ ایک نئی بات پائی جاتی ہے- کہ مخالفین کے اعتراضات کا جو جواب مرزا صاحب نے دیا ہے- اس کا ثبوت قرآن شریف سے دیا ہے- یہ ایک ایسی بات ہے جو پہلے کبھی نہیں ہوئی اس لئے مرزا صاحب بے شک و شبہ مجدد مان لینے کے قابل ہیں-

((ماخوذ از رفقاء احمد جلد نمبر 10 ص 80'81)

آپ فرماتے ہیں کہ خط کے آنے پر میں نے قطعی فیصلہ کر لیا کہ میں حضرت صاحب کی بیعت کر لوں گا- لیکن اس دوران آپ کو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح موعود کرنے کا علم ہوا- اس پر بیعت کرنے سے رک گیا- لیکن تحقیق کا سلسلہ جاری رہا اسی اثناء میں آپ کو حضرت صاحب کی کتاب ''فتح اسلام'' مل گئی آپ کے قلب سلیم و صافی پر جو اس کتاب نے اثر کیا اس کا ذکر آپ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''اس کو پڑھ کر میں کیا عرض کروں- کہ میری کیا حالت ہوئی- میرا ایمان' میرا یقین اس درجہ پر پہنچا کہ گویا ایک آہنی کیل میرے قلب میں گڑ گئی- وہاں نہ کوئی ثبوت تھا نہ کوئی دلیل نہ نظیر' معمولی الفاظ میں دعویٰ اور دین اور موجودہ حالت کا فوٹو اور ترقی دین کی کسی قدر تدابیر مگر میرا دل تھا کہ ایمان' عرفان اور یقین سے بھر گیا-'' (رفقاء احمد جلد دہم ص 82)

رانا سلطان احمد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یادیں

مورخہ 7رفروری 1921ء کا مبارک دن کیسا ہوگا جب حضرت سید سرور شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کے پرانے رفیق حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب آف رعیہ کی دختر نیک اختر حضرت مریم بیگم صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا اور اس وقت خطبہ نکاح ارشاد فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا یہ شعر پڑھا:۔

تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

نکاح پڑھاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس شعر سے کم از کم اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ جس بات کو حضرت مسیح موعود نے اپنے لئے فضل سمجھا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ وہ آپ کے صاحبزادوں میں سے کسی ایک کو یا سب کو فرداً فرداً ضرور ملے گی اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے اس بات کا یقین ہے اور اس وقت بھی یقین تھا جب اس نکاح کا پتہ ہی نہ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا نکاح سادات میں ہوگا۔

چنانچہ کئی سال ہوئے میں نے اپنے گھر میں بیان کیا تھا کہ اس جگہ جہاں آج ہو رہا ہے نکاح ہو گا............ یہ بات آپ کی اولاد کو بھی حاصل ہوگی۔

(تبعین احمد۔ جلد سوئم سیرت حضرت ام طاہر)

غرض ایسے جلیل القدر بزرگ کے نکاح کے وقت کہی گئی باتیں کس شان سے پوری ہوتی ہیں کہ ایک عالم گواہ ہے کہ پھر اس شادی کے نتیجے میں جو اولاد اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ان میں سے صرف خاکسار آج کے مضمون میں اپنے پیارے جانی آقا جن کو پیار سے ان کی والدہ ''طاری'' کہہ کر پکارتی تھیں اور جو خلیفۃ المسیح الرابع کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے بارہ میں چند بکھری ہوئی پیار بھری باتوں کو عرض کرنا چاہتا ہوں سیدنا طاہر نے اپنی والدہ کی وفات پر (جو 5رمارچ 1944ء کو ہوئی تھی) ایک مضمون میں لکھا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ آخری وقت میں میرا نام بھی ان کے ذہن میں آیا تھا یا نہیں لیکن یہ توقع ضرور رکھتا ہوں کہ اپنی آخری سانسوں میں میں انہیں ضرور یاد رکھوں گا۔

پیارے آقا سے میرا پہلا تعارف آپ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے کافی عرصہ قبل ہو گیا تھا۔

خلافت سے قبل غالباً 66/67ء میں میں نے آپ کو دو تین خطوط لکھے مگر جواب نہ آیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ آپ مغربی پاکستان سے باہر اس وقت مشرقی پاکستان گئے ہوئے تھے جس کا مجھے علم نہ تھا۔

آخر ایک خط آیا۔ جو کہ آپ کے دست مبارک سے لکھا ہوا تھا جو ایک ورق کا تھا اور دونوں طرف سے لکھا ہوا تھا اور آج میری ذاتی فائل کی زینت بنا ہوا ہے۔ پھر مجھے یاد آتا ہے جب آپ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے اور چک نمبر 84رج۔ب سرشمیر روڈ ضلع فیصل آباد میں اجتماع تھا ابھی ہم لوگ آپ کے استقبال کی تیاری کرتے ہوئے گیٹ وغیرہ ہی بنا رہے تھے کہ آپ پہلی ٹرین پر اکیلے ہی فیصل آباد سے سرشمیر روڈ اسٹیشن پر اترے آپ کے ہاتھ میں چمڑے کا بیگ اور سر پر قراقلی ٹوپی تھی آپ نے اس وقت پینٹ شرٹ پہنی ہوئی بڑے وقار کے ساتھ خراماں خراماں احمدیہ بیت الذکر سرشمیر روڈ کی طرف تشریف لا رہے ہیں آتے ہی سلام کے ساتھ فرمایا کہ کیا تکلفات میں پڑے ہوئے ہیں میں نے سوچا کہ لیٹ نہ ہو جاؤں اس لئے پہلی ٹرین پر ہی آ گیا ہوں۔

پھر ایک دفعہ خاکسار اور ہمارے بعض رشتہ دار اور خاکسار کے محترم بزرگ سسر صوبیدار حبیب الرحمان صاحب مرحوم آف ہلوی شاہ کریم سندھ کے ساتھ آپ کے درِ دولت پر بغرض ملاقات حاضر خدمت ہوئے آپ تیار ہو کر کہیں جانے کے لئے نکل رہے تھے کہ ہم لوگ پہنچ گئے آپ نے گھڑی دیکھی تو صوبیدار صاحب نے عرض کیا کہ میاں صاحب اگر دو منٹ یہاں ہی کھڑے کھڑے مل جائیں تو اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی کچھ وقت ہے اور آپ نے فوراً اندر جا کر ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول دیا اور اندر آنے کا ارشاد فرمایا ہمارے اندر جانے پر ہمیں بٹھایا آپ اندر گھر میں گئے اور اسی وقت روح افزاء کا شربت جگ میں بھر کر لے آئے اور ہمیں پلایا۔

صوبیدار صاحب نے آپ کی خدمت میں ایک بوتل شہد چھوٹی مکھی کا پیش کیا اور ساتھ ہی کہا کہ میاں صاحب یہ گھر کا ہے اور سندھ سے لایا ہوں۔ آپ بار بار جزاک اللہ جزاک اللہ کہتے رہے ہم سب سے پہلے تعارف ہوا تھا۔

ڈیرہ اسماعیل خان کی مجلس سوال وجواب

آپ نے ایک دفعہ ڈیرہ اسماعیل خان کا دورہ کیا خاکسار اس وقت وہاں ملٹری پولیس سنٹر میں تعینات تھا اور اس وقت وہاں کے سٹیشن کمانڈر بریگیڈیئر امان الرحمان صاحب تھے جب میاں صاحب کے آنے کا ان کو علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ میرے ذاتی مہمان ہوں گے اور آپ کے ٹھہرنے کا بندوبست بھی میں آفیسر میس میں کروں گا۔ آپ نے ایک خاص کمرے کا انتظام کر دیا۔ وہاں مجلس سوال وجواب اس وقت کے قائد علاقہ سرحد مکرم داؤد جان صاحب اور ان کے والد محترم صوفی غلام محمد صاحب مرحوم سابق امیر ڈی آئی خان کے گھر میں تھی سوال و جواب کی مجلس میں معززین علاقہ، معروف شخصیات سیاسی اور سماجی راہنما بھی شامل تھے مجلس میں سناٹا چھایا ہوا تھا اور ان میں بعض کٹر مخالف بھی حیران وششدر تھے۔ یہ مجلس عصر کے بعد شروع ہوئی اور رات گئے تک جاری رہی بعد میں کھانے کا بھی انتظام تھا اور ہر کوئی یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت میاں صاحب کا قرب حاصل کروں۔ اس عاجز کو تلاوت کی توفیق ملی تھی اگلے دن جمعہ تھا آپ نے بیت الاحمدیہ کشمیری بازار ڈیرہ اسماعیل خان میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ ارشاد فرمایا خاکسار نے ندا دی تھی مجھے یاد آتا ہے کہ میں نے اپنے کندھے والا پٹکا (پرنہ) کپڑا اوئس پر ڈالا تھا۔

لنگر خانہ کی ڈیوٹی

جلسہ سالانہ ربوہ کے دنوں میں آپ لنگر خانہ نمبر 3 کے ناظم تھے ہماری ڈیوٹی روٹی تقسیم پر تھی ایک روز صبح کے وقت مزدوروں نے ہڑتال کر دی آپ صبح کی نماز بیت مبارک میں ادا کرنے کے بعد لنگر خانہ میں آئے تو دیکھا کہ ریلوے لائن تک قطاریں لگی ہوئی تھیں آپ کو پتہ چلا تو آپ اپنے دفتر گئے اور دروازے کے ساتھ لگی کنڈی پر آپ نے اچکن لٹکائی اور ٹوپی بھی اتار دی۔ اور قمیص کے بازو فولڈ کرتے کرتے کھانا تقسیم کرنے والی کھڑکی سے نمودار ہو کر وہاں موجود لوگوں سے فرمایا کہ دوست پندرہ بیس منٹ انتظار کر لیں ابھی روٹی کا بندوبست ہو جائے گا۔ پھر آپ وہاں سے آئے اور پہلے تنور پر جا کر پیڑے بنانے شروع کر دیئے۔ آپ کو دیکھ کر وہاں موجود تمام معاونین اور افسروں نے بھی پیڑے بنانے شروع کر دیئے پندرہ بیس منٹ میں روٹی تیار ہو گئی اس طرح آپ نے اپنے ذاتی نمونہ سے ایسا کارنامہ انجام دیا کہ لوگ حیران ہو گئے پھر جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب جلیلہ پر فائز فرمایا تو یہ تعلق ایک اور ہی رنگ اختیار کر گیا۔ یہاں ایک بات عرض کر دوں کہ میرے سسر صوبیدار حبیب الرحمان صاحب مرحوم نے آپ کی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر ''برکات خلافت'' سن کر اپنے بڑے بیٹے رانا ظفر احمد کو فرمایا تھا کہ ظفر! ان میاں صاحب کا خیال رکھنا۔ لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑے بڑے کام لینے ہیں شائد اس وقت ہم اس دنیا میں نہ ہوں

ملاقات کا منظر

جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب خلافت پر متمکن فرمایا تو خاکسار نے فیملی سمیت ملاقات کی اجازت مانگی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے چٹھی ملی کہ علیحدہ ملاقات نہیں ہو سکتی گروپ میں ملاقات کے لئے فلاں تاریخ کو آ جائیں مقررہ تاریخ پر حاضر ہوئے تو مردوں والا ہال بھر چکا تھا ڈیوٹی پر موجود محافظ نے کہا کہ ملاقات کرنی ہے تو یہ کرسی لے لو اور اس کمرہ میں رکھ لو غالباً کمرہ نمبر 2 تھا سب دوست کرسیوں پر بیٹھے تھے خاکسار پہلی قطار میں پہلے نمبر پر کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور کئی سوالات دل میں سوچ رہا تھا۔ کہ یہ باتیں کروں گا یہ بتاؤں گا مگر جب آپ ملاقات کے لئے ہال میں تشریف لائے تو وہاں تو نظارہ ہی اور تھا ہم سب لوگ احتراماً کھڑے ہو گئے حضور انور نے آتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا اور ساتھ ہی کہنے لگے تشریف رکھیں۔ حکم کی تعمیل میں سب بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تعارف ہو جائے خاکسار چونکہ دائیں طرف حضور کے سامنے پہلے نمبر پر بیٹھا ہوا تھا کھڑا ہوا ہی تھا کہ حضور انور نے فرمایا تشریف رکھیں بیٹھے بیٹھے تعارف ہو جائے میں حکم کی تعمیل میں بیٹھ گیا۔

نام سلطان احمد ملٹری پولیس ابھی اتنا ہی کہا تھا تو آپ نے فرمایا ''ہاں ہاں آپ سے تو ڈیرہ اسماعیل خان میں ملاقات ہوئی تھی وہاں سے آئے ہیں نا'' عرض کی جی حضور اس کے بعد کچھ یاد نہیں رہا جب پیارے آقا باہر جانے لگے تو عرض کیا کہ حضور بچے ساتھ ہیں فوٹو بنوانا ہے۔ تو آپ نے فرمایا انتظام ہے عرض کیا جی حضور انتظام ہے آپ نے از راہ شفقت پیار بھرے الفاظ میں فرمایا تیار ہو جائیں اگلے ہال سے ملاقات کے بعد جب باہر تشریف لائے تو ہم لوگ تیار تھے وہ فوٹو میری زندگی کا سرمایہ حیات ہے۔

جلسہ سالانہ کے دوران خاکسار اکثر حفاظت خاص کے دفتر انچارج کی ڈیوٹی دیا کرتا تھا۔ خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ میں اللہ تعالیٰ نے خدمت کا موقع دیا میرے آقا جلسہ سالانہ پر اکثر کھڑے ہو کر ملاقات کیا کرتے تھے خاکسار غالباً 5/6 سال انچارج دفتر حفاظت خاص رہا ہے۔ حضور انور تقریباً ملاقات والی جگہ کے درمیان میں کھڑے ہوا کرتے تھے اور ہر آنے والے ملاقاتی سے آگے بڑھ کر مصافحہ ہوتا تھا اکثر اوقات حضور انور ملاقات کرتے کرتے داخلہ کے دروازہ کے نزدیک پہنچ جایا کرتے تھے۔

خاکسار کا چھوٹا بیٹا عزیزم عطاء الرؤف خان تقریباً 2 سال بعارضہ بلڈ کینسر بیمار رہا۔ حضور انور کی دعاؤں اور دواؤں کے طفیل اسے غیر معمولی آرام آ گیا پھر اچانک بخار چڑھنے لگا اور بیماری نے شدت اختیار کی حضور کو بذریعہ فیکس اطلاع دی گئی کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔

پیارے آقا کا تسلی بھرا خط بچے کی وفات کے دوسرے روز ملا۔ بچے کی وفات پر حضور انور کو اطلاع دی گئی پیارے آقا نے جنازہ غائب پڑھایا۔ اور از راہ شفقت تعزیت کا خط بھجوایا۔

> تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔
> (حضرت مسیح موعود)

تعارف کتب

عبدالسلام خان صاحب مرحوم آف پشاور کے خودنوشتہ حالات زندگی

نام کتاب: عبدالسلام خان صاحب آف پشاور کے خودنوشتہ حالات زندگی
ناشر: احمد اکیڈمی ربوہ
مطبع: لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور
سن اشاعت: 2003ء
تعداد صفحات: 90

یہ کتاب حضرت مولوی الیاس خان صاحب آف پشاور کے صاحبزادے مکرم عبدالسلام خان صاحب مرحوم آف پشاور کے حالات زندگی پر مشتمل ہے جو انہوں نے خود تحریر کئے ہیں۔ عبدالسلام خان صاحب 1915ء میں مستونگ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد کی اولاد میں سے ساتویں نمبر پر تھے۔ 1935ء میں جب کوئٹہ میں ہیبت ناک زلزلہ آیا جس میں ایک رات میں اسی ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے اور کوئٹہ شہر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ اس دن آپ ہوسٹل میں اپنے بھائی کے ہمراہ موجود تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر بچایا۔ آپ کے والد بھی کوئٹہ آئے ہوئے تھے وہ بھی محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو معجزانہ طور پر اس زلزلہ سے محفوظ رکھا۔

عبدالسلام خان صاحب کو پشاور میں مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ 17 سال تک سیکرٹری مال، 3 سال سیکرٹری جائیداد، 3 سال نائب امیر پشاور اور قاضی جماعت پشاور بھی رہے۔ احمدیہ بیت الذکر سول کوارٹرز کی تعمیر میں آپ کو معاونت کی توفیق ملی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی آٹھ سال تک پشاور میں مربی رہے اس دوران آپ اور آپ کی بیوی کو حضرت مولانا راجیکی صاحب کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ بڑے بیٹے ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ دوسرے بیٹے حبیب اللہ خان صاحب جو کہ حضرت مولانا راجیکی صاحب کی دعاؤں سے پیدا ہوئے تھے ان کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نواسی سے ہوئی۔

کتاب زیر تبصرہ میں عبدالسلام خاں صاحب نے اپنے، اپنے والدین، احمدی خاندان اور اولاد کے تذکرے کے علاوہ جماعتی خدمات کی توفیق پانے، جماعتی بزرگان کے ساتھ گزرے لحات اور دوسرے واقعات کا تذکرہ کیا ہے جو یقیناً آپ کی اولاد اور دوسرے احمدیوں کے لئے معلومات میں اضافہ کا موجب بنے گا۔ **(ایم۔ ایم۔ طاہر)**

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35464 میں ناصر اقبال ولد محمد اشرف قوم لنگاہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر اقبال ولد محمد اشرف سرگودھا گواہ شد نمبر 1 محمد ارشاد انور وصیت نمبر 26216 گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد کشور وصیت نمبر 29855

مسل نمبر 35465 میں محمد کامل ولد محمد یعقوب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد کامل ولد محمد یعقوب سرگودھا گواہ شد نمبر 1 محمد ارشاد انور وصیت نمبر 26216 گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد کشور وصیت نمبر 29855

مسل نمبر 35466 میں نوید احمد خان ولد حمید احمد خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نوید احمد خان ولد حمید احمد خان سرگودھا گواہ شد نمبر 1 محمد ارشاد انور وصیت نمبر 26216 گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد کشور وصیت نمبر 29855

مسل نمبر 35467 میں نمود سحر بنت ملک فاروق احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاسم روڈ ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نمود سحر بنت ملک فاروق احمد ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد منیر احمد ولد محمد اسلم گارڈن ٹاؤن ملتان گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد ولد محمد اقبال ملتان

مسل نمبر 35468 میں فائزہ بشریٰ بنت ملک فاروق احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاسم روڈ ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فائزہ بشریٰ بنت ملک فاروق احمد کھوکھر ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد منیر احمد ولد محمد اسلم ملتان گواہ شد نمبر 2 محمد منیر احمد ولد محمد اقبال ملتان

مسل نمبر 35469 میں عائشہ روحی زوجہ محمد عبد الصبور قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونگی نمبر 1 ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 21 تولے مالیتی -/120000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عائشہ روحی زوجہ محمد عبد الصبور ملتان گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد عبدالقادر وصیت نمبر 27373 گواہ شد نمبر 2 محمد عبدالودود وصیت نمبر 32532

مسل نمبر 35470 میں نصرت قدوس زوجہ محمد عبدالقدوس قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے بتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سورج میانی روڈ ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 18 تولے مالیتی -/95000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم

-/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت قدوس زوجہ محمد عبدالقدوس ملتان

گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد عبدالقادر وصیت نمبر 27373

گواہ شد نمبر 2 محمد عبدالودود وصیت نمبر 32532

حکیم منور احمد عزیز صاحب

برہمی بوٹی اور اس کے خواص

یہ بوٹی پاک و ہند میں جموں ہری پور (ہزارہ) شملہ۔ دھرم سالہ۔ کانگڑہ کے پہاڑی علاقوں کے علاوہ سری لنکا۔ سنگاپور۔ برما میں نہروں۔ نالوں۔ تالابوں اور دریاؤں کے کناروں پر نم ناک زمینوں میں پائی جاتی ہے۔

اس بوٹی کے پتے گول، گھوڑے کے سم کے مشابہ مگر بہت چھوٹے چھوٹے ایک روپیہ کے سکہ کے برابر بلکہ بعض اس سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں اس کی شاخیں پتلی پتلی ہوتی ہیں۔ بعض ڈیڑھ بالشت تک دراز ہوتی ہیں۔ ہر شاخ کے سرے پر ایک پتا لگا ہوتا ہے۔ اور کناروں کی طرف سے ذرا نوک دار ہوتے ہیں۔ پتوں کی پشت پر رگیں ہوتی ہیں۔ یہ بوٹی بیل کی طرح زمین پر پھیلتی ہے۔ برہمی کی شاخ کا ذائقہ تلخ اور کسیلا ہوتا ہے۔ لیکن خشک ہونے پر تلخی کم ہو جاتی ہے۔ پتوں کے کنارے نیم کے پتوں کی طرح دندانہ دار ہوتے ہیں۔ مگر سب کنارے ایک ہی طرح دندانہ دار نہیں ہوتے پتوں کا رنگ سبز مگر ان کی سبزی بہت ہلکی ہوتی ہے۔ جن میں خفیف زردی کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ جڑ باریک تاروں کی طرح اور سفید نکلتی ہے۔ سوکھ کر اس کی رنگت میلی پڑ جاتی ہے۔ اور کسیلا پن بھی کم ہو جاتا ہے۔ پھول ننھا اور زرد ہوتا ہے۔

برہمی بوٹی سے ایک سفید قلمی جز نکلتا ہے۔ جس سے برہمی کی سی بو آتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں گوند شکر نمکیات اور البیومنی مادے بھی پائے جاتے ہیں۔

برہمی کے طبی فوائد سے سنسکرت مصنفین بہت قدیم زمانہ سے واقف تھے انڈین میٹیریا میڈیکا کے یورپی مصنفین اس سے واقفیت رکھتے تھے۔ یونانی اطباء میں متاخرین کو اہل ہند سے اس کا علم ہوا اس بوٹی کا کیمیائی تجزیہ سب سے پہلے 1755ء میں کیا گیا۔

مزاج گرم خشک درجہ دوم بعض سرد خشک یا معتدل بتاتے ہیں۔ اس کی خوراک خشک پودے کا سفوف دو سے چار رتی ہے مصلح۔ کشنیز (دھنیا) ہے برہمی ہمیشہ مغز بادام۔ مرچ سیاہ اور دودھ کے ہمراہ استعمال کرنی چاہئے۔ **ہدایت:** برہمی کو تین ماہ سے زائد لگاتار استعمال نہ کیا جائے برہمی معتدل مقوی دماغ اور اعصاب ہے۔ زیادہ استعمال سے دردسر۔ چکر اور بعض اوقات غنودگی کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ قلیل مقدار میں عقل فراست اور قوت حافظہ کو بڑھانے کی خاص دوا ہے۔ یہ اعضائے رئیسہ اور اعصاب کو قوت دیتی دماغی محنت کرنے والوں کو اس کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے مرض نسیان ختم ہو جاتا ہے۔ اور برسوں کی بھولی ہوئی باتیں یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کا بنا ہوا گھی استعمال کرنے سے جنوں صرع (مرگی) کے دورے رفع ہو جاتے ہیں۔ برہمی قوت حافظہ کی محافظ۔ یرقان۔ سوزاک۔ جذام۔ آتشک۔ اور پرانے نوبتی بخاروں میں بھی مفید ہے۔ برہمی گردوں کے فعل کو تیز کرتی اور پیشاب خوب لاتی ہے۔ اس کے استعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔

برہمی کے چند مفید مرکبات: اگر حاملہ کو ہر روز برہمی بوٹی کا ایک پتہ سبز یا دو پتے خشک چار دانہ مرچ سیاہ۔ دو دانہ الائچی سبز۔ چار دانہ مغز بادام میں سردائی بنا کر دودھ کے ہمراہ پلایا جائے تو بچہ ذہین صحت مند پیدا ہوتا ہے۔ برہمی بوٹی خشک ایک ماشہ سنکھا ہولی خشک تین ماشہ مغز بادام چھ ماشہ دانہ الائچی ایک ماشہ چار مغز ایک تولہ گھوٹ کر صاف کر کے مصری ملا کر پینا نسیان کو رفع کرتا ہے۔ اور آواز صاف کرتا ہے۔

برہمی بوٹی کے تازہ پتے ایک ماشہ مرچ سیاہ چند دانے بادام شیریں مغز ایک تولہ گھوٹ کر ہمراہ دودھ مصری ملا کر پینا دماغ کو تقویت دیتا۔ مالیخولیا اور نسیان غم و الم خوف دہشت گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔

مبارک اور خوش قسمت

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 376)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 28 نومبر 2003ء قبل نماز جمعہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم خرم سعید صاحب ابن مکرم شیخ سعد الدین سعدی صاحب جنرل مینیجر گلف وڈ لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ماریہ ملک صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف ملک صاحب آف امریکہ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم خرم سعید صاحب مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم محقق، لاہور کے پوتے اور مکرم محمد اسماعیل غازی بٹ صاحب (ر) چیف لائبریرین پنجاب لائبریری لاہور کے نواسے ہیں۔ اور مکرمہ ماریہ ملک صاحبہ مکرم ملک برکت علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ بشریٰ فردوس صاحبہ بابت ترکہ مکرم خالد منیر اختر صاحب)

محترمہ بشریٰ فردوس صاحبہ سکنہ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم خالد منیر اختر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ حسب ذیل تین پلاٹ ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہیں۔

(1) پلاٹ نمبر 22/6 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے۔ (2) پلاٹ نمبر 23/42-A دارالعلوم شرقی (وسطی) 10 مرلے 78 مربع فٹ۔ (3) پلاٹ نمبر 24/42-A دارالعلوم شرقی (وسطی) 10 مرلے 78 مربع فٹ۔

یہ قطعات درخواست کے مطابق ورثاء کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ بشریٰ فردوس صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ندیم خالد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم فہیم خالد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم نوید خالد صاحب (بیٹا)
(5) محترمہ شاہینہ فردوس صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ فرحانہ فردوس صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ شازیہ منیر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب ناظم عمومی خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی ہمشیرہ مکرمہ رفیقہ حناء صاحبہ بنت مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم میاں عبدالرؤف صاحب کیلگری کینیڈا ابن مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے مورخہ 24 نومبر 2003ء بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ بفضلہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے بزرگان کو حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کی سعادت ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الحمید شمیم صاحبہ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بڑے بھائی مکرم محمد الیاس سعید صاحب مقیم امریکہ آجکل شدید بیمار ہیں۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ سمن آباد لاہور بیمار ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور فالج کی وجہ سے طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔

سب مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

دعائے نعم البدل

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم لئیق احمد بھٹی صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ شرمیل اختر صاحبہ آف سیالکوٹ کا بیٹا مورخہ 13 دسمبر 2003ء کو دوران پیدائش وفات پا گیا۔ احباب جماعت سے نعم البدل اور والدین کیلئے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سیالکوٹ ضلع و شہر کیلئے بھجوا رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ ☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ امراء، صدران عہدیداران مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	22۔دسمبر	زوال آفتاب	12-07
سوموار	22۔دسمبر	غروب آفتاب	5-11
منگل	23۔دسمبر	طلوع فجر	5-36
منگل	23۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-03

سمجھوتہ ایکسپریس 15 جنوری 2004ء سے چلے گی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریل رابطوں کے مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں اور آئندہ تین سال کیلئے معاہدہ طے پا گیا ہے جس کی رو سے 15 جنوری 2004ء سے سمجھوتہ ایکسپریس لاہور اور اٹاری کے درمیان چلے گی۔ یہ ٹرین سابقہ شیڈول کے مطابق پاکستان سے ہفتہ میں دو دفعہ یعنی سوموار اور جمعرات کو روانہ ہوا کرے گی اور اسی دن واپس آئے گی اس میں پاکستان ریلوے کی بوگیاں ہی استعمال ہونگیں۔ دونوں ممالک نے اس معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے جو دونوں ممالک کے مسافروں کیلئے سہولت کا موجب ہوگا۔

بھارت نے ترشول میزائل کا تجربہ کیا

بھارت نے ترشول میزائل کا ایک اور کامیاب تجربہ کیا ہے۔ یہ میزائل 9 کلومیٹر تک مار کریگا۔ یہ میزائل بھارتی ادارے نے امریکی میزائل پیٹریاٹ کی طرز پر تیار کیا ہے جسے فوج کے تینوں شعبے استعمال کر سکتے ہیں۔ تین میٹر لمبا اور 200 سینٹی میٹر چوڑا میزائل زمین سے فضا میں مار کرنے اور 15 کلوگرام وار ہیڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پاکستان کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں سے دستبردار نہیں ہوا وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر مبنی مطالبے سے دستبردار نہیں ہوا۔ ہماری لچک پیدا کرنے کی بات فریق ثانی کی جوابی کارروائی پر منحصر ہے۔ تنازع کشمیر بہر حال دونوں ملکوں کو حل کرنا ہے۔

مجلس عمل نے حکومت سے معاہدہ کیا تو راستے جدا ہونگے پیپلز پارٹی کے وائس چیئرمین یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ہم مجلس عمل کی احتجاجی تحریک کی حمایت کرتے ہیں لیکن اگر ایل ایف او پر مجلس عمل نے حکومت سے خفیہ ڈیل یا معاہدہ کیا تو اے آر ڈی اور مجلس عمل کے راستے جدا جدا ہونگے۔

عراق کا مستقبل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے 15 جنوری 2004ء کو عراق میں گورننگ کونسل۔ دیگر سیاست دانوں اور اتحادیوں کا اجلاس بلا لیا ہے تاکہ معلوم کیا جا سکے اقوام متحدہ عراق میں کیا کردار ادا کر سکتی ہے اور عراقی لیڈر اقوام متحدہ سے کس قسم کا کردار چاہتے ہیں۔ کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے نومبر کے معاہدے میں ایسا کوئی ذکر نہیں کیا کہ عام انتخابات 2005ء کے آخر تک کرائے جائیں۔

گوانتانامو کے قیدیوں کی عدالت تک رسائی امریکہ میں ایک وفاقی عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ گوانتانامو میں زیر حراست افراد کو وکلا اور امریکی عدالتوں تک رسائی ہونی چاہئے۔ عدالت نے کہا کہ ان کی حراست امریکی اقدار کے خلاف ہے انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی مطالبہ کرتی رہی ہیں کہ ان افراد کو جنگی قیدی تصور کیا جانا چاہئے اور ان پر جنیوا معاہدے کے مطابق کارروائی کی جانی چاہئے۔ ملک میں ایمرجنسی کے دنوں میں بھی عدلیہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ آئینی اقدار کا تحفظ کرے اور انتظامیہ کو شہریوں اور غیر ملکیوں کے حقوق نظر انداز کرنے سے روکے۔ بی بی سی کے مطابق یہ فیصلہ امریکی حکام کیلئے دھچکا ثابت ہوا ہے۔

امریکی شہریوں کا سعودی عرب چھوڑنے سے انکار ریاض میں مقیم امریکی شہریوں نے امریکی حکومت کی وارننگ کے باوجود سعودی عرب چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں سعودی عرب میں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ یہاں سے جانے کی تیاری نہیں کر رہے۔ سعودی عرب کی معیشت غیر ملکی کارکنوں پر انحصار کرتی ہے۔ تقریباً 60 لاکھ غیر ملکی سعودی عرب کے مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں 30 ہزار امریکی بھی شامل ہیں۔ جو تیل کی صنعت مواصلات، بینکنگ اور دوسرے شعبوں میں کام کر رہے ہیں غیر ملکی کارکنوں کو سعودی عرب میں اپنے ملک سے کہیں زیادہ معاوضہ ملتا ہے اس لئے وہ خوشی سے یہاں کام کرتے ہیں۔ شکاگو سے سعودی عرب آنے والے ایک شہری نے کہا کہ شکاگو میں عام آدمی کی زندگی کو اتنے ہی خطرات لاحق ہوتے ہیں جتنے یہاں ہو سکتے ہیں۔

افغانستان میں بدامنی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ افغانستان میں بدامنی پر قابو نہ پایا گیا تو افغانستان کا مستقبل تاریک رہے گا۔ اقوام متحدہ کے رکن ممالک افغانستان میں امن وامان کے مسئلہ پر توجہ دیں۔ امن وامان کے بغیر افغانستان کی تعمیر نو نہیں ہو سکتی۔ •

دہشت گرد حکومتوں سے ٹکرا جائیں گے

واشنگٹن، وائٹ ہاؤس کے ترجمان میکلین نے کہا ہے کہ صدر بش یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے دہشت گردوں اور دہشت گرد حکومتوں سے ٹکرا جائیں گے۔ اتنا انتظار نہیں کر سکتے کہ دیر ہو جائے اور ہمارے گھر پر حملہ ہو جائے اس بات کی ضرورت ہے کہ دہشت گردوں اور غیر قانونی حکومتوں کا پیچھا کیا جائے۔

سموسے اور پکوڑے مضر صحت ہیں برطانیہ کے ماہرین صحت نے ایشیائی برادری کو خبردار کیا ہے کہ سموسے اور پکوڑے صحت کیلئے خطرناک ہیں۔ ان کی وجہ سے لوگوں میں ذیابیطس اور دل کی بیماری بڑھ رہی ہیں۔ برطانیہ کی سکھ برادری میں ذیابیطس یورپی برادری سے تین گنا اور دل کی بیماری ڈیڑھ گنا زیادہ ہے۔

تحریک جدید کے دیرپا اثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ فرمودہ 25/اکتوبر 1985ء میں فرماتے ہیں:۔

”مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ہزار ہا احمدی بچے بڑے ہو کر مالی قربانی میں شامل ہوئے کہ بچپن میں ان کی ماؤں نے ان کو تحریک جدید کے نظام میں داخل کر دیا تھا اور یہ بہت دیرپا اثرات ہیں جو تحریک جدید کے چندوں کے ظاہر ہوئے۔“

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔
عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ فون دکان: 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مرد و عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 12 بجے شام 3 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس 04524-213966

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ریڈیو اور ٹی وی اتنی اونچی آواز سے نہ چلائیں کہ پڑوسیوں کو دقت ہو۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خوشخبری چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی۔ فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

1924ء سے خدمت میں مصروف
راجپوت سائیکل ورکس
ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔
پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت
محبوب عالم اینڈ سنز
24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516